تسلیم احمد ایم اے

لاہوری مرزائی

لاہوری مرزائیوں کے آرگن پیغام صلح لاہور کی ۲۷ ستمبر کی اشاعت میں کیا لاہوری مرزائی کافر ہیں کے عنوان کے تحت ایک مضمون شائع ہوا ہے --- مولانا محی الدین لکھوی کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ وہ لاہوری مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے تھے۔ ہم مدیر پیغام کی خدمت میں ان کے مجدد و مسیح مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات پیش کرتے ہیں جن کے بعد فیصلہ ان کے ضمیر پر چھوڑ دیتے ہیں ان تحریرات کی روشنی میں وہ اپنے سوال کا جواب دریافت کر لیں۔

ہمارے نزدیک خود مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آپ مسلمانوں کی وحدت کو توڑنے کے مجرم ان کی کھلم کھلا تکفیر کے ذمہ دار اور بین المسلمین نفاق کے پرچارک تھے۔ مدیر پیغام صلح کے "حضرت امیر" بھی مرزا قادیانی کی نبوت، تکفیر اہل قبلہ وغیرہ کے عظیم جرم کے مرتکب رہ چکے ہیں اور انہوں نے ہی کئی سال تک نبوتِ مرزا کے کاروبار کو چمکانے میں صرف کئے۔ ہم مرزا صاحب کے وہ حوالے پیش کرتے ہیں جن کے بعد ان کے ماننے والوں کو کسی صورت بھی مسلمان نہیں کہا جا سکتا چاہے وہ منافقانہ طور پر انہیں مجدد ہی قرار دیتے رہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی تحریر فرماتے ہیں:۔

تفریق بین المسلمین:

اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے

ہلاک شدہ قوم ہے، اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے، کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے، اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو، جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پہ ہو، اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو، جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے، اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے، اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے، مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے، کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں، عزت سے نہیں دیکھتا، اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"

(اربعین نمبر ۳ ص۲۸ حاشیہ) (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۸ حاشیہ طبع اول)

(۲) "اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، از مرزا غلام احمد قادیانی ص۱۸)

(۳) "یاد رہے کہ یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔

(مکتوب مرزا غلام احمد بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان، مندرجہ الذکر الحکیم)

(۴) یاد رہے جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔"

(اشتہار مرزا غلام احمد، ۷ جون ۱۸۹۷ء)

نبوّت

مرزا غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کے ازالہ، نامی رسالے میں فرماتے ہیں:۔

(۱) "صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے اگر خدا سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا پھر تبلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں، کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہارِ غیب کے نہیں ہیں، مگر نبوّت کے معنے اظہار غیب کے ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(۲) "اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا بغیر شریعت کے ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیات الٰہیہ صہ ۲۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۳) "میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں، جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی وبکثرت نازل ہو، جو غیب پر مشتمل ہو، اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ مگر بغیر شریعت کے۔" (تجلیات الٰہیہ صہ ۲۶)

(۴) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کردوں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں، اُس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔"

(آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۵) "میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو، کہ آنے والا امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔" (ایضاً)

(۶) "اس بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطاء کی گئی ہے۔" (ایضاً)

(۷) "اس اُمت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

(حقیقت الوحی ص۲۸ حاشیہ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۸) "اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے، اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی، وہی مسیح موعود کہلائے گا۔"

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۱۰۱)

(۹) "خدا نے اپنی سُنّت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا، اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا تب وہ وقت آیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔"

(حقیقت الوحی ص۵۲)

(۱۰) "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا، کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوّت کے مقام تک پہنچایا۔"

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۱۵)

(۱۱) "میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسی نے مجھے بھیجا ہے، اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے"

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۷، ۶۸)

(۱۲) "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اُس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔

اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے، کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے، تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بارِ ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصۂ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں، اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصۂ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا، اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں، کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے، اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(حقیقت الوحی صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

(۱۳) "خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا ہے ... میں مسیح موعود ہوں، اور وہی ہوں، جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸، ۴۹)

(۱۴) "تم عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو، مگر ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

(۱۵) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں" (الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۱۶) ایک انگریز اور ایک لیڈی امریکہ سے قادیان آئے، ان کے سوال کہ "آپ نے جو دعویٰ کیا ہے۔ اس کی سچائی کے دلائل کیا ہیں۔؟" (کا جواب حسب ذیل ہے)

جواب۔ "میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آ چکے ہیں۔ اور آپ ان کو سچا مانتے ہیں۔ جو دلائل ان کی صداقت کے اور ان کے نبی اور فرستادہ یقین کرنے کے ہیں۔ وہ پیش کریں۔ انہی دلائل سے میری (نبوت کی۔ ناقل) صداقت کا ثبوت مل جائے گا۔ جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جا سکتا ہے۔ وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں۔ میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

(۱۷) طالب علم : کیا پہلے کسی نے دعویٰ کیا تھا کہ میں اسلام میں نبی ہوں۔

حضرت اقدس : پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا تھا۔ وہ مامور نہ تھے، اور میں مامور ہوں۔" (بدر ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۱۸) "سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اسی قسم کا نبی ہو سکتا ہے، تو آپ کے پہلے کون نبی ہوا۔ فرمایا :۔

یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے، انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا، اس سوال کا جواب دینے کے لئے میں ذمہ دار نہیں۔" (بدر ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

(۱۹) "ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ میں ایک پہلو سے امتی ہوں، اور ایک پہلو سے نبی، اور وہ نبوت براہ راست نہیں بلکہ امتی ہونے کی کامل برکات سے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض تامہ نے یہ درجہ نبوت بخشا ۔۔ ۔۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ میرے پاس بھی اس قسم کی نبوت کے وہی دلائل ہیں، جو سب انبیاء کے پاس ہوتے چلے آئے ہیں۔" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء)

جماعت کے سرکردہ اصحاب بھی مرزا صاحب کو نبی مانتے رہے ہیں خاص طور پر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے چند حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف مرزا صاحب کو زمرہ انبیاء کا ایک فرد تسلیم کرتے تھے :۔

(۱) "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت رہے۔ اس کے مریداس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں" (حلفیہ شہادت بعدالت مجسٹریٹ گورداسپور مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء)

(۲) بجواب مستغیث کہا :۔

"مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں، یہ دعوے نبوت کا اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔" (حلفیہ شہادت ۱۶ جون ۱۹۰۴ء)

(۳) "لوگ یقیناً جان گئے کہ شراب پینے میں اس خدا کی نارضامندی ہے جس کا پیغمبر وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے تھے، اس قسم کے نبی کی واقعی دنیا کو ضرورت ہے۔ نہ اس پادری نبی کی جس کو سوائے خدا کے برگزیدوں اور پاک مذہبی اصولوں کو بُرا کہنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ ایسا ہی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا۔ ناقل) ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔

لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسے کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے۔ جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا اور کیا وہ اسی طرح گناہ سے نجات نہیں دیتا جس طرح پہلے نبیوں نے دی اور ایک ہمہ علم اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے دلوں میں نہیں پیدا کرتا، جو پہلی امتوں میں کیا گیا۔ ایسا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ جو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں، جو ہزاروں نشان اپنی تصدیق میں دکھلا چکے ہیں۔"

(ریویو جلد ۳ ۔ ۷ صفحہ ۲۴۸)

(۴) چار باتیں خواجہ غلام الثقلین نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا کے ان معنوں کی تردید میں جو میں نے بیان کئے ہیں پیش کی ہیں۔ جو ان کے اپنے الفاظ میں نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) "خدا نے بیان کیا کہ ہم نے انسان کو صرف عبادت و اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی ہے۔ کہ وہ سب کو گمراہ کرے گا۔ اِلّا عبادك منهم المخلصين مگر صرف تیرے خاص بندوں کو۔

خدا نے دوسری جگہ کہا ہے لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ۔ شیطان اپنے اس خیال میں سچا ہو گیا، اب علماء فرقہ احمدیہ بتائیں کہ کون قابلِ اطاعت اور لائق پرستش ہے۔ خدا یا ابلیس؟ اور اس دنیا میں کس کی اطاعت کرنے والے زیادہ ہیں؟

(۲) بنی اسرائیل کی عورتوں کو چھوڑ کر فرعون اور قوم فرعون ان کے بچوں کو قتل کر دیتی تھی، اور اس کی نسبت قرآن مجید میں کہا ہے وفی ذٰلکم بلاءٌ من ربکم عظیم ۝

پس حکماء سلسلہ احمدیہ جواب دیں کہ طریقۂ فرعون حق پر تھا، یا ملت ابراہیمی اور قتل ہونے والوں کی زندگی میں خدا نے کیا مدد کی۔؟

(۳) مسیح مصلوب ہوئے اور یہود نے فتح حاصل کی۔ ان دونوں میں کون حق پر تھا۔ اور کس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا۔؟

(۴) خلفاء اربعہ اور سبطین میں سے منجملہ چھ کے پانچ نفس دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔"

بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتائیں، کہ ان پیش کردہ امور میں سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہیں۔

کیا شیطان مدعی نبوت ہے؟ کیا بنی اسرائیل کے شیر خوار لڑکے مدعی نبوت تھے۔ کیا خلفا اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے، اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے؟" (ریویو جلد ۵ ص۱۱)

ان حوالجات کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب مرزا غلام احمد کے متعلق لکھتے ہیں:-

(۱) "نبی آخر زماں" (ریویو جلد ۶ ص۳)

(۲) "موعود نبی" (ریویو جلد ۶ ص۳)

(۳) "پیغمبر آخر زماں" (" " ")

(۴) "موعود پیغمبر" (" " ")

(۵) "ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد" (ریویو جلد ۳ ع۱۱ صفحہ ۴۰۹-۱۱)

(۶) "مدعی نبوت" (جلد ۵ ص۱۱) (ریویو جلد ۶ ع۲) (جلد ۶ ص۷)

(۷) حضرت مرزا صاحب انبیا کی طرح معصوم ہیں

(ریویو جلد ۵ ع۴ صفحہ ۱۵۲-۱۴۳)

مکفیر

سوال :- جو شخص اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہے اور محمد رسول اللہ کو برحق مانتا ہے، قرآن پڑھتا صوم وصلوٰۃ ادا کرتا ہے آپ کے نہ ماننے سے کافر ہے یا مسلم ؟

جواب از مسیح موعود :-

" خدا کے احکام میں سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے۔ جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے چوری اور زنا کرنا، شراب پینا اور جھوٹ بولنا اور سؤر کھانا کچھ گناہ نہیں ہیں وہ کافر ہے۔ کیوں کہ اس نے خدا تعالیٰ کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا، زنا کرنا اور شراب پینا معاصی موجب کفر نہیں ہیں وہ سب گناہ ہیں مگر ان بدکاریاں کو حلال ٹھرانا موجب کفر ہے۔ پس اسی طرح مسیح موعود کا انکار اس وجہ سے کفر ہے کہ اس میں خدا اور رسول کے وعدے اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنیٰ علم بھی رکھتا ہے اس سے واقف ہے۔ خدا کے حکم کو توڑنا کافر نہیں کرتا بلکہ فاسق کرتا ہے مگر خدا کے قول کے خلاف بولنا کافر کرتا ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں " [1]

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتا تھا کہ :-

" جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے "

جواب از مرزا غلام احمد صاحب :-

" بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں (یعنی کافر ہے۔ ناقل) اور خدا کے نزدیک وہ قابل مؤاخذہ ہے تو یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ اب میں اس شخص کے

---

[1] خط بنام م۔ ب مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء